معانی کا اک جہان آباد ہے۔ میں نے یہ جہانِ معنی خود دیکھا ہے اور وہ لمحے جن میں روحِ انسانی آگہی سے سیراب، علم سے شاداب اور عرفان سے سرشار ہوتی ہے، میں نے وہ کم یاب اور قیمتی لمحے..... طویل ہوتے ہوئے لمحے..... اسی جہانِ معنی میں گزارے ہیں۔ میرا دل بھی یہی گواہی دیتا ہے کہ.........

جو تیری یاد میں گزرے، وہی پل زندگی ٹھہرے
وگرنہ ساری گھڑیاں، سارے لمحے ایک جیسے ہیں

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں، ننانوے (۹۹) نام تو وہ ہیں جو توقیفی ہیں، جو خود اللہ تعالیٰ نے ٹھہرائے اور بتلائے ہیں۔ لیکن اسمائے حسنیٰ غیر توقیفی بھی ہیں، اور یہ بے شمار ہیں۔ صارم صاحب نے توقیفی اور غیر توقیفی اسمائے حسنیٰ پر، کُل ایک سو (۱۰۰) مضامین قلم بند کیے ہیں۔ صارم صاحب خطیب نہیں، ادیب ہیں، لیکن ان کی تحریر میں تقریر کی لذت موجود ہے۔ حکایتوں، تمثیلوں، اشعار اور اقوال سے ایک سماں بندھتا ہے، ایک رنگ جمتا ہے۔ پھر اس رنگ میں سے تفکر، تفلسف، تذکیر اور تزکیہ کے کئی رنگ پیدا اور ہویدا ہونے لگتے ہیں۔ منطق کی گتھیوں اور لغت کے بکھیڑوں پر لذّت شوق غالب آجاتی ہے۔

کتاب کے مرتب اور مدوّن، مولانا حبیب الرحمن ہاشمی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ یہ کتاب کبھی نہ چھپتی اگر مولانا کا اخلاص، ایثار اور استقلال انہیں تحت تحت اور فرد فرد مسودے کی فراہمی کا ہفت خواں طے نہ کراتا۔ یہ داستان بھی قابلِ مطالعہ ہے۔ یہ بات بھی سچ ہے کہ کتاب اپنی طباعت و تزئین میں بہت دیدہ زیب اور بہت دل کش ہے..... تابحدِّ امکان، تابحدِّ مبالغہ! اس پر زبیر احمد قاسمی صاحب (ناشر) کو مبارک باد!

کتاب کی ضخامت پانچ سو چھہتر (۵۷۶) صفحات، اور قیمت دو سو دس (۲۱۰) روپے اور ملنے کا پتا مکتبہ قاسمیہ، نزد چوک گھنٹہ گھر کچہری روڈ ملتان ہے۔

ارشادت حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری قدس سرہ

مولانا عبد الماجد دریا بادی نے ایک روز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ کے خیال میں اس وقت کے مشائخ میں قابل بیعت کون کون ہیں؟ تو حضرت تھانوی نے ایک پرزے پر، نو (۹) نام، ترتیب وار لکھ کر دے دیے۔ ان جلیل القدر مشائخ میں جو نام سر فہرست تھا وہ شاہ عبد القادر رائے پوری (رحمۃ اللہ علیہ) کا تھا.........

وہ صوفی کہ تھا خدمتِ حق میں مرد
محبّت میں یکتا، حمیت میں فرد

یہ اسی عارف کامل کا ذکر خیر ہے، جس کی صحبتوں کی تاثیر اور جس کی گرمیٔ محفل کی یاد سے نہ معلوم کتنے ہی دلوں میں آج تک چراغ روشن ہیں۔ یہ روشنی، یہ حرارت ایسی ہے کہ اس کا مرقّع نہیں کھینچا جاسکتا۔ ہاں، اسے محسوس کیا جا سکتا ہے اور میں اسے محسوس کر رہا ہوں۔ اسے آپ بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ ذرا متوجہ